نظم کی تعریف و اہمیت

نظم کی مختلف ہیئتیں

نظم کے معنی پرونا، لڑی، سلک، ضبط میں لانا، بندوبست اور یکجا کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں نظم اُس صنف کو کہتے ہیں جس میں کوئی قصہ، کوئی واقعہ، کوئی تجربہ یا کوئی خیال تسلسل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ نظم غزل کے بالکل برعکس ہوتی ہے کیونکہ غزل کا ہر شعر ایک مکمل اکائی ہوتا ہے اور اپنے الگ معنی دیتا ہے۔ جبکہ نظم کا ہر مصرعہ یا شعر ایک دوسرے سے مربوط ہوتا ہے اور اپنے ایک لڑی میں پرویا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ غزل کی ہیئت مقرر ہے اس کے تمام مصرعوں کا وزن یکساں ہوتا ہے۔ اس میں مطلع، حسن مطلع اور مقطع کا اہتمام پابندی کے ساتھ کیا جاتا ہے اور پوری غزل شروع سے آخر تک ایک ہی قافیہ اور ردیف میں ہوتی ہے۔ جبکہ نظم کی کوئی مقررہ شکل یا مقررہ ہیئت نہیں ہوتی اسلیئے اس میں صرف یہ لازم ہوتا ہے کہ خیال یا معنی کے لحاظ سے اس میں تسلسل ہو اور ایک شعر دوسرے شعر سے پیوست ہوتا چلا جائے۔ پوری نظم ایک ہی ردیف و قافیہ میں کہی جائے ضروری نہیں۔ مثنوی، قصیدہ، مرثیہ، واسوخت، شہر آشوب، رباعی سب نظم ہی کے دائرے میں آتے ہیں۔ نظم کی یہ مختلف اقسام اُردو میں فارسی کی توسط سے داخل ہوئیں۔ یہاں جس نظم کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس میں مثنوی، قصیدہ، مرثیہ، رباعی، واسوخت اور شہر آشوب داخل نہیں۔ چونکہ نظم کی اِن مختلف اقسام نے ایک الگ صنف کی حیثیت اختیار کر لی ہے اور اب

اِن میں سے بعض اقسام تقریباً زوال پزیر بھی ہو چکی ہیں -

آزاد نظم، نظم معریٰ، سانیٹ، ترائیلے اور ہائیکو
مزالبیہی، انگریزی اور جاپانی ادب کے اثر سے اُردو میں رواج
پانے والی ہیئتیں ہیں۔ جس طرح صنفِ نظم کے موضوعات کی کوئی
حدود نہیں اسی طرح اس کی شکلیں بھی بہت ساری ہیں - مسمط کی
مختلف شکلیں بندوں کے مصرعوں اور اشعار کی تعداد کے اعتبار
سے مقرر کی گئی ہیں - اِن کے عنوان حسب ذیل ہیں -

(۱) مثلث : تین مصرعوں کا بند

(۲) مربع : چار مصرعوں کا بند

(۳) مخمس : پانچ مصرعوں کا بند

(۴) مسدس : چھ مصرعوں کا بند

(۵) مسبع : سات مصرعوں کا بند

(۶) مثمن : آٹھ مصرعوں کا بند

(۷) متسع : نو مصرعوں کا بند

(۸) معشر : دس مصرعوں کا بند

اِن مذکورہ نظم کی ہیئتوں کے علاوہ قطعہ، ترکیب بند،
ترجیع بند، مستزاد اور تضمین کی ہیئتوں میں بھی نظمیں کہی گئی
ہیں بلکہ بعض جگہ غزل اور مثنوی کی فارم بھی نظموں میں اختیار
کی گئی ہے

اُردو شاعری میں صنفِ غزل کے بعد جس صنف کا

سرمایہ قابلِ رشک ہے وہ نظم ہے۔ صنفِ نظم کا جنم اُردو شاعری کی ابتداء کے ساتھ ہی ہوا۔ اُردو شاعری کے پہلے صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ کے دیوان میں مختلف موضوعات پر لکھی گئی نظمیں شامل ہیں۔ اِن کی نظموں کے مطالعے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اِن سے قبل اس صنف نے اُردو شاعری میں اپنی الگ پہچان بنالی تھی۔ اُردو کے تقریباً تمام شعراء نے اس صنف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن جن شعراء نے صنفِ نظم کی طرف خاص توجہ دی اور اِسے دنیا کے اعلیٰ ادب کے مدِ مقابل لا کھڑا کیا ان میں نظیر اکبر آبادی، اکبرالہ آبادی، محمد حسین آزاد، حالی، شبلی، جوش، اقبال، فیض، ن۔م۔ راشد، میراں جی، مخدوم، اختر الایمان، علی سردار جعفری، مجاز، شہریار، ندا فاضلی، ساحر لدھیانوی جاں نثار اختر اور شکیب بنازی کے نام قابلِ ستائش ہیں۔

اُردو نظم کی اہمیت مسلم ہے۔ اس میں شاعر اپنے افکار و تاثرات مسلسل اشعار کی صورت میں ربط و تسلسل کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ اُردو شعراء نے اپنا پیغام دینے کے لیئے نظم کی اس صنف کو چُنا۔ صنفِ نظم میں ہماری ہندوستانی تہذیب و معاشرت پوری طرح رچی بسی ہے۔ جذبہ حب الوطنی، قومی یکجہتی، آپسی بھائی چارہ، جدوجہد آزادی، مذہبی تبلیغ، قومی بیداری اور انسانیت و اخوت کا درس اُردو شعراء نے اِسی کے ذریعے

دینا مناسب سمجھا چونکہ یہی وہ صنف تھی جس کے ذریعے وہ اپنا پیغام قوم کے سامنے رکھ سکتے تھے۔ اُردو شاعری میں جو اصناف زندگی کے تقاضوں اور حالات و واقعات کے تابع رہی اِن میں صنفِ غزل و نظم اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ آج بھی اُردو نظم غزل کے شانہ بشانہ مختلف و متنوع موضوعات کو اپنے دامن میں سمیٹتی ہوئی پورے آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔